© rasailojaraid.com

چنانچہ ان خطوط میں وہ کہیں جہاز کے ساتھیوں کا تعارف عجیب انداز میں کرا رہے ہیں کبھی وہ مصر میں وہاں کے اربابِ سیاست سے ملتے ہیں تو اسلامی اخوت اور عالم اسلام کے حالات پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں۔ یورپ میں کبھی وہ برطانوی مدبرین کے سامنے ہندوستان اور خاص کر مسلمانوں کے معاملات رکھتے ہیں اور پھر اُن کی طرف سے سرد مہری اور بے اعتنائی دیکھتے ہیں تو اس پر سخت رنجیدہ ہوتے ہیں۔ کبھی انہیں یورپ کی عیاشی و فحاشی پر طیش آتا ہے اور کبھی وہ بچوں کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ کفرزار یورپ میں ہونے کے باوجود نماز کا اور حلال و حرام کا برابر خیال رہتا ہے۔ پھر اپنی بیماری اور اُس کے اشتداد کی داستان سُنانے لگتے ہیں تو ایک ایک بات تفصیل سے لکھتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ان خطوط اور تحریروں سے مصر اور ہندوستان کے سیاسی حالات، یورپ کی معاشرت، برطانوی مدبرین و اربابِ اقتدار کی خودسری وغیرہ کے علاوہ خود مولانا کے اخلاق و عادات، اسلامیت، جذبۂ عمل و ایثار۔ ظرافت و شوخی طبع ہمدردی بنی نوع انسان اور شگفتہ مزاجی و وسیع المشربی سے متعلق بہت اچھی اور مستند معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔

ان میں سے بعض سفروں کے متعلق "علی گڈھ منتھلی" اور "کامریڈ" کی جلدوں میں خود مولانا کے قلم کے لکھے ہوئے جو حالات بکھرے پڑے ہیں اگر کوئی صاحب اُن کو بھی شائع کر دیں تو بڑا کام ہو۔ بہرحال زیرِ تبصرہ کتاب موجودہ ناتمام حالت میں بھی بہت دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

© rasailojaraid.com